

14357 - اگر گھر کا خرچہ بیوی برداشت کرتی ہو تو کیا وراثت میں اس کا حصہ مختلف ہوگا

سوال

سورة النساء كى آيت نمبر گياره ميں وراثت ميں سے عورت كے ليے مرد سے نصف حصہ مقرر كيا ہے ، ميں يہ سمجھتا ہوں كہ عورت كو مرد كے مقابلہ ميں نصف دينے كا حكم اس امر پر مبني ہے جو سورة النساء كى آيت نمبر (34) ميں ہے كہ مرد عورت كا سربراہ ہے ، ميں سوال يہ ہے كہ :

جب خاندان ميں عورت ہي اساسي طور پر كمائي كرنے والي ہو (يعني وہ ملازمت كرتي ہو) (نہ كہ مرد) تو پھر كيا حاصل ہوگا ؟ يا پھر خاوند اور بيوي دونوں ہي ملازمت كرتے اور روزي كماتے ہوں تو كيا پھر بھي ان پر يہي حكم لاگو ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

وراثت ميں عورت كو مرد كے مقابلہ ميں نصف ملے گا چاہے عورت ملازمت كر كے خرچہ برداشت كرتي ہو يا نہ كرتي ہو كيونكہ يہ حكم اللہ تعاليٰ كا ہے فرمان باري تعاليٰ ہے :

اللہ تعاليٰ تمہیں تمہاري اولاد كے بارہ ميں وصيت كرتا ہے كہ ايڪ مرد كے ليے دو عورتوں كے برابر ہے النساء (11)

جب مرد اور عورت ايڪ ہي جانب سے وراثت ميں جمع ہوں تو مرد كو دو عورتوں كے برابر حصہ ملے گا، اس سے كلالہ كے مسئلہ ميں اخوة لام (ماں كى جانب سے بھائي) مستثني ہيں جو كہ اللہ تعاليٰ كے مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان ہيں :

اور اگر وہ مرد يا عورت كلالہ ہو (يعني اس كا باپ بيٹا نہ ہو) اور اس كا ايڪ بھائي يا ايڪ بہن ہو تو ان دونوں ميں سے ہر ايڪ كے ليے چھٹا حصہ ہے ، اور اگر اس سے زيادہ ہوں تو ايڪ تہائي ميں سب شريك ہيں النساء (12)

اور كلالہ كى صورت يہ ہے كہ : متوفي شخص كى نہ تو اصل ہو اور نہ ہي فرع يعني والد اور اولاد نہ ہو ، تو اگر اس كے ماں جائے بھائي ہوں تو مرد كو بھي عورت كے برابر ہي ملے گا ، امام قرطبي رحمہ اللہ كہتے ہيں :

(علماء كرام كا يہ اجماع ہے ، اور فرائض ميں اخوة لام كے علاوہ كوئي ايسا مسئلہ نہيں جس ميں مرد اور عورت كو برابر حصہ ملے) .

وراثت كى شان كى خاطر اللہ تعاليٰ نے اس كى تقسيم خود كى اور اس ميں كسى مجتہد كے اجتہاد يا كسى تاويل

کرنے والے کی تاویل کے لیے نہیں چھوڑا اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آیت ختم کرتے ہوئے فرمایا :
یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض کردہ ہے ، یقیناً اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے .

اور اللہ تعالیٰ نے وراثت کے احکام بیان کرنے کے بعد یہ فرمایا :

یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ، اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، اور یہ عظیم کامیابی ہے ، اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے آگے تجاوز کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت والا عذاب ہے النساء (13 - 14)

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام میں تبدیلی اور تغیر کی کوئی گنجائش نہیں ہے ، اور نہ ہی اس پر کوئی اعتراض کیا جاسکتا ہے اس لیے کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ہیں جو علم اور حکمت والا ہے اور لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ، اور والدہ کا اپنے بچوں پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے .

اور بعض علماء کرام نے وراثت میں مرد کو عورت پر فضیلت دینے کی حکمت مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ استنباط کی ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34)

علماء کا کہنا ہے کہ: جب مرد عورت اور اس کی اولاد اور اس کے ملازموں پر خرچہ کرنے کا مکلف ہے اور عورت اس کی مکلف نہیں بلکہ اس سے یہ معاف ہے تو اس طرح یہ مناسب ہوا کہ مرد کا حصہ عورت کے حصہ سے زیادہ ہو .

اور یہ حکمت بلاشک و شبہ ظاہر ہے علامہ شنقیتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر " اضواء البیان " میں کہتے ہیں :

اس لیے کہ کسی دوسرے کے بھروسہ پر قائم شخص جس پر خرچہ کیا جا رہا ہو ہمیشہ نقصان کی امید میں ہوتا ہے اور اسے قائم رکھنے والا جو اس پر مال خرچ کر رہا ہے ہر وقت زیادہ کی امید میں ہوتا ہے ، اور نقصان کی امید والے پر زیادہ کی امید والے کو ترجیح دینے کی حکمت بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ یہ اس کے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے ہے .

دیکھیں اضواء البیان (3 / 308) .

اور یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اسلام کی تمام اصطلاحات اور قوانین عورت کی عزت و تکریم اور اس کے ساتھ انصاف ہی کرتی ہیں ، اور اسلام نے عورت کو ایک مستقل مالی ذمہ بھی عطا کیا ہے ، جب کہ کچھ مدت قبل تک تو یورپی عورت حق ملکیت سے محروم تھی !

اور سوال میں جو یہ پوچھا گیا ہے کہ: وہ عورت جو گھر کا خرچہ برداشت کرتی ہو یا پھر خرچہ کرنے میں شریک ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

عورت ایسا کرنے کی ذمہ دار نہیں اور اس سے خرچہ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا ، اسے یہ حق حاصل ہے کہ ملازمت سے رکن جائے ، یا پھر اپنی کمائی کے مال سے گھریلو خرچہ نہ کرے بلکہ اپنے خاوند سے اپنے اور اپنی اولاد کے لیے خرچہ اور رہائش کا مطالبہ کرے ، اگر خاوند یہ حق ادا نہ کرے تو بیوی کو طلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ، اور اگر وہ عورت خاوند پر خرچ کرنے اور گھریلو خرچہ اور معیشت میں شریک ہونے پر رضامند ہو تو یہ اس کی جانب سے احسان ہے جس پر اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا ، لیکن اس پر واجب نہیں اور اسی لیے وراثت میں اس کے حصہ پر اثر انداز نہیں ہوتا .

یہاں ایک تنبیہ ضروری ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بیوی اپنے والد یا والدہ کے ترکہ میں سے نصف ترکہ حاصل کیا ہو ، اس صورت میں کہ جب اس کا بھائی وارث نہ ہو ، اور ہوسکتا ہے کہ اپنے بھائی یا بہن کی وارث بنی ہو اور اس کے ساتھ اضافہ یہ کہ خاوند کی موت کے بعد اس کے ترکہ سے بھی اسے وراثت میں حصہ ملے گا .

اور ہوسکتا ہے کہ خاوند اس کی برعکس حالت میں ہو ، یعنی وہ اپنے والد یا والدہ یا اپنے بھائیوں کے ترکہ سے بہت ہی کم مال کا وارث بنا ہو ، یا پھر اسے وراثت میں کچھ بھی حاصل نہ ہوا ہو .

اس تنبیہ سے ہمارا یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان : **مرد کے لیے دو عورتوں کی مثل ہے** یہ فرمان میت کی اولاد میں سے لڑکے اور لڑکی کے متعلق ہے ، اور یہ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ ہونے پر منطبق نہیں ہوتا ، کیونکہ ہر ایک کے لیے مستقل جہت ہے جس کی طرف سے وہ وارث بنیں گے .

واللہ اعلم .